مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختمِ نبوّت

ہفت روزہ — کراچی

نرمی اور شفقت

حضرت انسؓ راوی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اس وقت سے کی جب کہ میں آٹھ برس کا تھا۔ میں نے آپ کی خدمت دس برس تک کی آپ نے کسی بات پر جو میرے ہاتھ سے ہوئی مجھے ملامت نہیں کی۔ اگر اہل بیت میں سے کسی نے بھی ملامت کی تو آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اگر تقدیر میں کوئی بات ہوتی ہے تو ہو کر رہتی ہے ——— (مشکوٰۃ)

جلد ۱ — ۱۹ تا ۲۵ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ مطابق ۴ تا ۱۱ مارچ ۱۹۸۲ء — شمارہ ۳۸

حضور علیہ السلام کی انگوٹھی مبارک کا بیان

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت دحیہ جب اس والانامہ کو لے کر گئے اور قیصر کے سامنے پڑھا گیا تو اس کا بھتیجا بھی وہاں موجود تھا وہ نہایت غصہ میں بھر گیا اور کہنے لگا کہ اس خط کو مجھے دو چچا یعنی قیصر نے کہا تو کیا کرے گا۔ اس نے کہا یہ خط پڑھنے کے قابل نہیں ہے اس میں آپ کے نام سے ابتدا نہیں کی اپنے نام سے کی ہے پھر آپ کو بادشاہ کے بجائے روم کا بڑا آدمی لکھا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ قیصر نے کہا تو بے وقوف ہے یہ چاہتا ہے کہ میں ایسے شخص کے خط کو پھینک دوں جن کے پاس ناموس اکبر (یعنی حضرت جبرئیلؑ) آتے ہوں اگر وہ نبی ہیں تو ان کو ایسے ہی لکھنا چاہیئے۔ اس کے بعد حضرت دحیہ کو بڑے اعزاز و اکرام سے ٹھیرایا۔ قیصر اس وقت سفر میں تھا واپسی پر اس نے اپنے ارکان و امراء سلطنت کو جمع کیا اور جمع کر کے اُن سے کہا کہ میں تم کو ایک ایسی بات کی طرف متوجہ کرتا ہوں جو سراسر خیر و فلاح ہے اور ہمیشہ کے لئے تمہارے ملک کے قیام کا ذریعہ ہے بے شک یہ نبی ہیں ان کا اتباع کر لو اور ان کی بیعت اختیار کر لو۔ اس نے ایک بند مکان میں جہاں سب طرف کے کواڑ بند کر دیئے گئے تھے اس مضمون پر ایک لمبی تقریر کی۔ وہ لوگ اس قدر متوحش ہوئے کہ ایک دم شور و شغب ہو گیا۔ اِدھر اُدھر بھاگنے لگے مگر کواڑ سب بند تھے۔ دیر تک ہنگامہ برپا رہا۔ اس کے بعد اُس نے سب کو چپ کیا اور تقریر کی کہ درحقیقت ایک مدعی نبوت پیدا ہوا ہے میں تم لوگوں کا امتحان لینا چاہتا تھا کہ تم اپنے دین میں کس قدر پختہ ہو اب مجھے اس کا اندازہ ہو گیا وہ لوگ اس کے سامنے اپنی عادت کے موافق سجدے میں گر گئے اس کے بعد ایلچی کو شاباش وغیرہ دے کر رخصت کیا۔ بعض روایات میں ہے کہ اُس نے خط کو پڑھ کر چوما سر پر رکھا اور ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر اپنے پاس رکھ لیا اور پوپ کو طلب کیا اُس سے مشورہ کیا اس نے کہا بیشک نبی آخر الزمان ہیں جن کی بشارتیں ہماری کتاب میں موجود ہیں۔ قیصر نے کہا مجھے بھی اس کا یقین ہے مگر اشکال یہ ہے کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو یہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے اور سلطنت جاتی رہے گی۔ (اعلام السائلین) جس وقت یہ والانامہ سفر کی حالت میں قیصر کے پاس پہنچا تھا وہ اس وقت اپنی مذہبی ضرورت کے لئے بیت المقدس آیا ہوا تھا وہاں مکہ مکرمہ کا ایک تجارتی قافلہ بھی گیا ہوا تھا۔ اس نے تحقیق حالات کے لئے اس قافلہ کے سرداروں کو بھی طلب کیا تھا جس کا مفصل قصہ بخاری شریف میں موجود ہے یہ اس زمانہ کا قصہ ہے جب عمرہ حدیبیہ کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور اہل مکہ کے درمیان چند سال کے لئے ایک عہد نامہ اور صلح نامہ تیار ہوا تھا کہ آپس میں لڑائی نہ کی جائے۔ ابوسفیانؓ جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے کہتے ہیں کہ اس صلح کے زمانہ میں ملک شام میں گیا ہوا تھا کہ اس اثناء میں ہرقل کے نام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا والا نامہ بھیجا گیا جس کو دحیہ کلبی لے کر گئے ہرقل کے پاس جب وہ گرامی نامہ پہنچا تو اس نے اپنے لوگوں سے پوچھا کہ یہاں اس

باقی صفحہ ۲۳ پر

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر
علی اصغر چشتی صابری، ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپیہ
کویت، ابوظہبی، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپیہ
یورپ	۲۹۵ روپیہ
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپیہ
افریقہ	۲۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر
دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس، کراچی
مقام اشاعت۔ ۲۷/A سائٹ وولن مل ایم اے جناح روڈ، کراچی

فہرست

۲۔ خصائل نبوی ؐ۔
حضرت شیخ الحدیث رحمہ ۱

۵۔ اداریہ۔
عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۔ ۲

۷۔ ردّ قادیانیت۔
مولانا تاج محمد صاحب ۔ ۳

۱۰۔ دجّالِ اکبر۔
محمد اسماعیل شجاع آبادی ۔ ۴

۱۳۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ
قاری گل محمد ۔ ۵

۱۶۔ چنیوٹ کانفرنس۔
منظور احمد الحسینی ۔ ۶

۲۰۔ حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام۔
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۷

۲۲۔

۲۴۔ نظم۔ علی اصغر چشتی صابری ۔ ۸

شعبۂ کتابت

حافظ عبدالستار واحدی ۔ حافظ گلزار احمد
غلام یٰسین تبسم

کھانسی
ہماری غفلت سے
شدّت اختیار کرلیتی ہے
SUALIN
سُعالین
مناسب احتیاط اور سعالین کا بروقت استعمال گھر کے ہر فرد کو
نزلہ، زکام اور کھانسی سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایک دو ٹکیاں چوسیئے۔
سعالین کے چار قرص تیز گرم پانی میں گھول لیجیے۔
جوشاندہ تیار ہے، جو نزلہ، زکام اور کھانسی کے لیے بدرجہا
مفید ہے۔ ایسی ایک خوراک صبح و شب پیجیے۔
سعالین
نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
جس میں امانت نہیں
اس میں ایمان کہاں

ابتدائیہ

ہفت روزہ ختم نبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

تعلیمی اداروں سے مرزائی اساتذہ کو نکال باہر کیا جائے

کراچی ۱۲ فروری (اسٹاف رپورٹر) تعلیمی اداروں سے لادین اساتذہ کی تطہیر کا جامع منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے۔ جس کے مطابق اسلام اور نظریہ پاکستان کے مخالف کئی ہزار اساتذہ کو برطرف کر دیا جائے گا۔ اس سے قبل ایسے تمام اساتذہ کو تنبیہ کے نوٹس جاری کئے جائیں گے تاکہ وہ خود کو درست کریں۔ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایسے اساتذہ کو بیروزگار کرنے کے بجائے انہیں دیگر شعبوں میں منتقل کر دیا جائے یا ریٹائرڈ کر دیا جائے۔ معتبر ذرائع کے مطابق حکومت نے یہ اقدام اسلامی نظریاتی کونسل کی تعلیمی رپورٹ پر عمل درآمد کرتے ہوئے کیا ہے...... اس سلسلے میں پورے ملک میں پرائمری سے جامع کی سطح تک کے اساتذہ کی فہرستیں خفیہ طور پر تیار کی گئیں .... ان فہرستوں کی تیاری کا کام صوبائی حکومت نے کیا اور انہیں تیار کرنے کے بعد وفاقی حکومت کے پاس بھیج دیا چنانچہ وفاقی حکومت نے اس سلسلے میں کارروائی شروع کر دی ہے۔ ملک کے تمام تعلیمی اداروں کو اسلام اور نظریۂ پاکستان کے مخالفین سے پاک کرنے کا جامع منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے...

...... اسلامی نظریہ کونسل کی رپورٹ کے مطابق اس نظریاتی مملکت کے تعلیمی اداروں میں اسلام کے سوا کسی دیگر نظام سے وابستگی رکھنے والے اساتذہ کی گنجائش نہیں ....

(روزنامہ جسارت کراچی ۱۲ فروری ۱۹۸۳ء)

اگر یہ خبر صحیح ہے اور واقعی حکومت نے اسلام اور نظریۂ پاکستان کے مخالفین کو تعلیمی اداروں سے نکالنے کا منصوبہ بنایا ہے تو امید کی جا سکتی ہے کہ تعلیمی اداروں اور طلبہ کے ماحول میں ایک خوشنما انقلاب برپا ہوگا۔ پراگندگی دور ہو کر اس کے دور رس نتائج برآمد ہوں گے۔ بشرطیکہ یہ منصوبے کی حد تک نہ ہو بلکہ اس پہ جلد عمل درآمد شروع ہو جائے۔

دیکھنے میں یہ آیا ہے اور تجربہ بھی بتاتا ہے کہ منصوبے تو بڑے بڑے بنائے جاتے ہیں۔ بلند بانگ دعوے بھی کئے جاتے ہیں مگر اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا اور وہ تمام منصوبے سرد خانے یا لال فیتے کی نذر ہو جاتے ہیں۔ ہم اس تطہیر کے منصوبے کے ضمن میں یہ عرض کریں گے۔ وہ بھی کہیں سرد خانے کی نذر نہ ہو جائیں۔

گزشتہ پنتیس برسوں میں ہمارے تعلیمی ادارے بڑی طرح بے توجہی کا شکار رہے۔ یہاں حقیقی معنوں میں طلبہ کو اسلام سے روشناس ہی نہیں کرایا گیا۔ اس کے علاوہ سچے اور پکے اسلامی ذہن رکھنے والے اساتذہ کی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی۔ چنانچہ وہ نئی کھیپ جو اس عرصہ میں تعلیم سے فارغ ہو کر نکلی ــــ ان کے پاس علم کی بڑی بڑی ڈگریاں تو بہت، لیکن دین اسلام سے بے بہرہ ــــ ایسے لوگ یا تو قادیانیت کے بھینٹ چڑھ گئے۔ یا پھر لادین عناصر نے انہیں اپنے گھیرے میں لے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ابتدائیہ

لیا ــــــ پھر غضب یہ کہ یہی افراد جو یا تو قادیانی تھے یا پھر لادین عناصر ــــــ ان کا تقرر بحیثیت استاد، ان تعلیمی اداروں میں کیا گیا ــــــ بتایئے ایسے ماحول میں اسلام کیسے پنپ سکتا ہے؟

قادیانی امت کے افراد نے اپنے سربراہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے، تعلیمی اداروں کا رخ کیا اور لادین عناصر نے بھی، ان اساتذہ کو نہ تو اسلام سے کوئی محبت ہے اور نہ ہی وطن سے وابستگی۔ بلکہ یہ تو مہرے ہیں غیروں کے......

ہم اس سلسلے میں حکومت سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ تعلیمی اداروں سے اسلام اور نظریہ پاکستان کے مخالفین اساتذہ کی جو فہرستیں تیار کی گئی ہیں کیا ان میں وہ اساتذہ بھی ہیں جو قادیانی مذہب کے پیروکار ہیں؟ اگر نہیں تو پھر ہمارا مشورہ ہے کہ قادیانی اساتذہ سے بھی ان اداروں کو پاک کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے کہ یہ بات اب روز روشن کی طرح ثابت ہو چکی کہ قادیانی نہ صرف کافر ہیں اور اسلام دشمن عناصر کے ساتھ ان کا گٹھ جوڑ بھی ہے۔ علماء نے قادیانیوں کے متعلق لکھا ہے کہ وہ زندیق ہیں ــــــ اس لئے کہ اسلام کے نام پر دھوکہ دیتے ہیں اور بڑی دھٹائی کے کفر کا عقیدہ رکھنے کے باوجود مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ــــــ رہا نظریہ پاکستان کے مخالف اور وطن دشمن ہونے کا تو ہمارے پاس اتنے دلائل ہیں کہ وہ جھٹلا نہیں سکتے۔ اور ان مثالوں کی طویل فہرستوں کو یہاں دہرانے کا موقعہ نہیں اکثر موقع پر ہم نشان دہی کرتے رہتے ہیں۔ یہاں صرف پوچھنا کافی ہوگا کہ قائداعظم یونیورسٹی کے جس لیکچرار کو تخریب کار لٹریچر تقسیم کرنے کے جرم میں نومبر ۱۹۸۱ء میں گرفتار کیا گیا تھا وہ کون تھا؟ اخبارات نے اس سلسلے میں تفصیل سے خبر شائع کی تھی۔ اب تو کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں رہی مرزائیوں کے عزائم کھل کر سامنے آگئے ہیں۔ اس کے باوجود اگر مرزائیوں کو تعلیمی اداروں سے نکال باہر نہ کیا گیا تو یہ ہمارے لئے ایک بہت بڑا المیہ ہوگا۔ اور اس کا نقصان ہمیں ہی بھگتنا پڑے گا۔

اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنی سفارشات میں ٹھیک لکھا ہے کہ تعلیمی اداروں میں اسلام کے سوا کسی دیگر نظام سے وابستگی رکھنے والے اساتذہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ بہتر ہوگا ان کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ ہم اس سے قبل بھی نقصان اٹھا چکے ہیں۔ سانحہ مشرقی پاکستان ہمارے لئے مقام عبرت ہے۔ وہاں بھی تعلیمی اداروں پر ہندو اساتذہ کی ایک بڑی تعداد مسلط رہی پھر کیا ہوا دیکھتے ہی دیکھتے لاوا پھٹ پڑا ایک عرصے تک یہ ہندو اساتذہ وہاں کے طلبہ کے ذہنوں میں اپنا زہریلا مادہ پیوست کرتے رہے۔ ہندو اساتذہ نے بنگالی اور غیر بنگالی کے درمیان نفرت اور تعصب کی دیوار تعمیر کرنے کا کام انجام دیا۔ طلباء کو اکساتے رہے اور ان ہندو اساتذہ نے نہ صرف علیحدگی پسند طلباء کی امداد و معاونت کی بلکہ انہوں نے مسلمانوں کو آپس میں لڑایا۔ مرزائیوں کا کردار بھی مشکوک رہا۔

اگر ان قادیانی اساتذہ اور دیگر مخالف اسلام اساتذہ کو تعلیمی اداروں سے نہ نکالا گیا تو خدشہ ہے کہ یہاں بھی مشرقی پاکستان کی تاریخ دہرائی جائے گی۔ مرزائیوں کے عزائم ہی یہی ہیں کہ ملک میں استحکام نہ ہو۔ لہٰذا ہماری مودبانہ ارباب حل وعقد کی خدمت میں گذارش ہے کہ تعلیمی اداروں پر مسلط مرزائی اور لادین اساتذہ کو نکال باہر کیا جائے اور جو مرزائی تعلیمی امور کی انتظامیہ میں متعین ہیں ان کو بھی سبکدوش کیا جائے۔ ان لوگوں کو کسی دوسرے شعبوں میں منتقل کرنے کے بجائے ریٹائر کر دیا جائے...

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

رد قادیانیت

"لَیُہِلَّنَّ ابْنُ مَرْیَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ" (ارشاد نبوی)

(مولانا ج محمد مدرس قاسم العلوم فقیروالی)

حدیث اول

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث صحیح مسلم شریف میں یوں درج ہے کہ عن حنظلۃ الاسلمی قال سمعت اباھریرۃ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمرا او لیثنینھما ۔

حضرت ابوہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ البتہ ضرور ابن مریم روحاء کی گھاٹی میں پکاریں گے۔ حج کی یا عمرہ کی یا قرآن کریں گے اور دونوں کی لبیک پکاریں گے۔ ایک ہی ساتھ۔ (نوٹ) فج الروحاء مدینہ طیبہ اور بدر کے درمیان ایک مقام ہے جو مدینہ طیبہ سے چھ میل پر واقع ہے۔ اسے صرف فج اور صرف الروحاء بھی کہتے ہیں۔

حدیث دوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری حدیث مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ اور حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۹ پر درج ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت حنظلہ (تابعی) سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضہ (صحابی) سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حضرت عیسیٰ بن مریم آئیں گے۔ پس خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو مٹا دیں گے۔ اور انکے واسطے نماز اکٹھی کی جائے گی۔ اور دیں گے مال یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا۔ اور جزیہ (خراج) کو بند کر دیں گے۔ اور روحاء میں تشریف لائیں گے۔ پس اس جگہ سے حج کریں گے یا عمرہ دونوں کو اکٹھا کریں گے۔ حضرت حنظلہ راوی نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضہ نے آیت پڑھی وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا پس حنظلہ نے گمان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضہ نے کہا کہ اہل کتاب ایمان لائیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کے مرنے سے پہلے پس میں نہیں جانتا کہ یہ سارا کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ یا ابوہریرہ رضہ کا کلام ہے۔

حدیث سوم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری حدیث در منثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۲ مستدرک حاکم جلد ۲ صفحہ ۵۹۵ پر درج ہے۔ (ترجمہ) "حضرت عطاء (تابعی) سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "البتہ ضرور اتریں گے ایک راہ سے حج یا عمرہ کرتے ہوئے۔ البتہ ضرور میری قبر پر تشریف لائیں گے۔ اور مجھے سلام کریں گے۔ اور میں انہیں جواب دوں گا۔ حضرت ابوہریرہ رضہ فرماتے ہیں کہ اے میرے بھتیجو اگر تم ان کو دیکھو تو کہو کہ ابوہریرہ رضہ تم کو سلام کہتا ہے"۔ (عربی محاورے میں چھوٹے کو بطور شفقت کے بھتیجا کہہ دیتے ہیں۔ اگرچہ ان سے کوئی رشتہ داری نہ ہو)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٭ ٭ ٭ ٭

حدیث چہارم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چوتھی حدیث

"انتباہ الاذکیاء فی حیوٰۃ الانبیاء" تصنیف امام جلال الدین سیوطیؒ کے صفحہ ۴ پر درج ہے کہ "محدث ابو یعلیٰ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا ہے کہ قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے۔ پھر میری قبر پر کھڑے ہو کر پکاریں گے " اے محمدؐ " تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا۔

مندرجہ بالا احادیث نبویہ سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ

(ا) " مسیح " عیسیٰ بن مریم اتریں گے۔

(ب) روحاء (مکہ اور مدینہ کے درمیان) کی گھاٹی میں لبیک پکاریں گے۔

(ج) حج کریں گے یا عمرہ یا دونوں۔

(د) مدینہ منورہ جائیں گے۔

(ر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے قریب کھڑے ہو کر آپ کا اسم گرامی پکار کر سلام کہیں گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو سلام کا جواب دیں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۱ء میں خلافِ تعلیم قرآن کریم اعلان کیا کہ مسیح موعود حضرت عیسیٰ بن مریم فوت ہو گئے ہیں اور ان کی بجائے نازل ہونے والا مسیح موعود میں ہوں۔ مرزائے قادیانی کے کذب پر جہاں چاروں طرف سے اور اعتراضات اٹھے وہاں ایک یہ بھی وزنی اعتراض تھا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ " مسیح موعودؑ حج کرے گا اور تم حج پر کیوں نہیں گئے؟

اس ضمن میں " رحمۃ للعالمین " کے مصنف حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوریؒ نے اپنی کتاب "تائید الاسلام" حصہ دوم مطبوعہ پریس لاہور کے صفحہ ۱۲۴ پر تحریر فرمایا تھا کہ مرزا صاحب کے مسیح موعود نہ ہونے پر حدیث ابو ہریرہ رضؓ جو احمد اور ابن جریر کے نزدیک صحیح ہے شاہد ہے کہ حضرت ابن مریم مقام روحاء میں آکر حج و عمرہ کریں گے۔" میں نہایت جزم کے ساتھ بآواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا صاحب کے نصیب میں نہیں۔ میری اس پیشگوئی کو سب یاد رکھیں"

مولانا محمد سلیمان صاحب کی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ مرزائے قادیانی کے نصیب میں حج نہ ہوا۔ مرزا کا کذب روز روشن کی طرح بوجہ "فرضی مسیح موعود" ہونے کے اور حج نصیب نہ ہونے کے عالم آشکار ہو گیا۔

لیکن مرزا صاحب نے لوگوں کا منہ رکھنے کے لئے طرح طرح کے حیلے بہانے ڈھونڈنے شروع کئے۔ چنانچہ اپنی کتاب " ایام الصلح" اردو کے صفحہ ۱۶۸ پر لکھا کہ "ہمارا اس کے سوا آپ لوگوں سے پوچھنا ہوں کہ آپ اس سوال کا جواب دیں کہ مسیح موعود جب ظاہر ہو گا تو کیا اول اس کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ مسلمانوں کو دجال کے خطرناک فتنوں سے نجات دے یا یہ ظاہر ہوتے ہی پہلے حج کو چلا جائے...... ....لیکن پہلا کام مسیح موعود کا استیصال فتنہ دجالیہ ہے۔ تو جب تک ہم اس کام سے فراغت نہ کر لیں حج کی طرف رُخ کرنا خلاف پیشگوئی نبوی ہے " "ہمارا حج تو اس وقت ہو گا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا۔ کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہو گا"

چونکہ مرزا جی نے حج نہ کیا۔ جو بموجب صحیح حدیث کے " مسیح موعود " کی نشانی ہے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد فرضی مسیح موعود تھے۔

قادیانی امت مرزا جی کے حج نہ کرنے کے متعلق بعض بودے قسم کے حیلے بہانے کر کے اکثر جان چھڑانے کی کوشش کیا کرتی ہے

مرزائی:۔ مرزا صاحب کو ذیابیطس کی مرض تھی۔ اس لئے حج کو نہ جا سکے۔

مسلمان:۔ یہ کوئی عذر نہیں۔ ذیابیطس کی مرض کوئی ایسی مرض نہیں جو حج میں رکاوٹ بن سکے۔ آج سے چند برس پہلے آغا شورش کاشمیری کو دیرینہ ذیابیطس کی مرض تھی۔ اسی حالت میں آپ کو حج بیت اللہ شریف نصیب ہوا۔ مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی کو ذیابیطس کی مرض تھی۔ اسی حالت میں حج پر

تشریف لے گئے ۔ مرزا صاحب کا حج کرنا نہایت ہی ضروری تھا ۔ کیونکہ آپ کا دعویٰ "مسیح موعود" ہونے کا تھا ۔ لیکن مرزا صاحب کو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ہوا لگنی بھی نصیب نہ ہوئی ۔

مرزائی

مرزا صاحب غریب آدمی تھے ۔ حج پر جانے کے لئے کرایہ تک نہ تھا ۔

مسلمان

بالکل غلط ! مرزا جی کی غربت کا حال سن لیجئے ۔

مرزا جی نے دہلوی بیوی کو اپنی شادی پر جو زیورات پہنائے تھے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

①	کرنٹے خورد طلائی	قیمتے	۷۵۰	روپے
②	بندے طلائی	"	۵۰۰	"
③	کنٹھ طلائی	"	۲۲۵	"
④	کنگن طلائی	"	۲۲۰	"
⑤	ڈنڈیاں طلائی	"	۳۰۰	"
⑥	بالے کنگر والے طلائی	"	۳۰۰	"
⑦	حسیاں خورد طلائی	"	۳۰۰	"
⑧	پہنچیاں طلائی	"	۱۵۰	"
⑨	مرگے طلائی	"	۲۵۰	"
⑩	چاند طلائی	"	۱۵۰	"
⑪	بالیاں طلائی	"	۱۵۰	"
⑫	نتھ طلائی	"	۴۰	"
⑬	ٹیپ جڑاؤ طلائی	"	۷۰	"

(بحوالہ قادیانی نبوت صفحہ ۸۵ و فسانہ قادیان صفحہ ۱۵۳)
(مصنفہ محمد ابراہیم کمیرپوری)

مرزا غلام احمد کو دعویٰ کے بعد ہزاروں لاکھوں روپے کی آمدنی ہوئی تھی ۔ چنانچہ وہ خود لکھتے ہیں ۔

(ا) "اور مالی فتوحات اب تک دو لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ ہے" (نزول المسیح صفحہ ۳۶)

(ب) "ہزارہا کوس سے لوگ آتے ہیں اور ہزارہا روپیہ سے مدد کرتے ہیں" (اربعین نمبر ۴)

(ج) "اگرچہ منی آرڈروں کے ذریعہ ہزارہا روپے آچکے ہیں ۔ مگر اس سے زیادہ وہ ہیں جو مخلص لوگوں نے آکر دیئے ہیں"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۱)

مرزائی

مرزا صاحب دین کے معاملہ میں فارغ البال نہ تھے دین کی خدمت کے لئے دن رات ایک کر رہے تھے ۔

مسلمان

دین کی خدمت حج کے منافی نہیں ۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رہ ۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری ۔ مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب رہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری ۔ مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی ۔ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی مولانا حسین احمد مدنی رہ ان سب حضرات نے مرزا صاحب سے زیادہ کتابیں بھی تحریر کیں اور حج بیت اللہ شریف بھی کیا ۔

اس لئے ثابت ہوا کہ مرزائے قادیانی اپنے تمام دعویٰ میں جھوٹے اور کذاب تھے ۔

اپنے خاندان اور اپنی امت کو اسی دجال کا خود کاشتہ پودا قرار دیتا ہے ۔ ۔۔۔ اپنی امت کو اسی دجال کے فرمانبردار رہنے کی تاکید کرتا ہے ۔ اور اسی دجال کو یقین دلاتا ہے کہ جوں جوں میرے مرید ترقی کریں گے مسلمانوں میں سے جہاد کی روح مٹتی جائے گی ۔ نیز اسی دجال کی خدمت بجالانے کے بڑے بڑے دعوے کر کے اسی سے نوازشات و عنایات کا متمنی ہوتا ہے ۔ ان امور سے ظاہر ہے کہ متبنی قادیان دجال اکبر کا دال ہے ۔ سرور کائنات کا ارشاد گرامی ہے ۔۔۔۔ فالدجال شرٌ غائبٌ ینتظر ۔ یعنی دجال ایک شر غائب ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے ۔ (ترمذی و نسائی) اگر دجال نصاریٰ کے پادری ہیں تو یہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی موجود تھے ۔ پھر آپ کا یہ فرمانا کہ وہ شر غائب ہے منکرین ختم نبوت کی تحریف و زندقہ کو پیوند خاک کر دیتا ہے ۔ بھولے بھالے مرزائیوں کو سوچنا چاہیئے کہ وہ کس شخص کے دام تزویر میں پھنسے ہوئے ہیں ۔ جو کہ لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً کا مصداق ہے ۔

ردِّ قادیانیت

محمد اسماعیل شجاع آبادی
مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (بہاولپور)

دجالِ اکبر

اور مسیلمۂ پنجاب مرزا غلام احمد کادیانی

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ کوئی نبی بھی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے دجّال سے نہ ڈرایا ہو۔ یہ حدیث نظر سے گذری تو داعیہ پیدا ہوا۔ کہ احادیث کریمہ میں جو دجال کے حالات و اوصاف بیان کئے گئے ہیں ایک مضمون کی صورت میں سپرد قلم کروں۔ چنانچہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ یہودی سردار ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ اور قیامت کے قریب ظاہر ہوگا۔ دنیا میں خوب دھماچوکڑی مچائے گا۔ عیّار اور شعبدہ باز ہوگا۔ اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہو کر جہنم رسید ہوگا۔ لفظ دجّال مبالغہ کا صیغہ ہے۔ یعنی سخت جھوٹا اور دجل و تلبیس کرنے والا۔ جھوٹی نبوت کے دعوٰی داروں کو بھی دجّال کہتے ہیں کیونکہ وہ دجال اکبر کے جانشین ہیں۔ اور مسند دجل و فریب پر بیٹھ کر بھولے بھالے مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈال کر انہیں جہنم کا ایندھن بناتے ہیں۔

خروج دجال تواتر سے ثابت ہے۔ چنانچہ قاضی شوکانی رح نے توضیح میں سو احادیث نقل کی ہیں اور کئی ایک احادیث اور آثار کو ترک بھی کر دیا ہے۔ اسی طرح لاہوری گروپ کے سربراہ آنجہانی مولوی محمد علی نے اپنی کتاب "تحریک احمدیت" میں لکھا کہ "احادیث دجال اس کثرت کے ساتھ ہیں اور اس قدر صحابہ رضہ سے مروی ہیں کہ ان کی مجموعی شہادت پر کسی قسم کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ ان احادیث کو صحیح ترین کتب نے بیان کیا ہے۔ بخاری و مسلم میں بھی یہ احادیث موجود ہیں۔ اور صرف مسند احمد رح میں ایک سو کے قریب احادیث موجود ہیں" صفحہ ۱۰۹

دجّال کی علامات

چنانچہ مذکورہ حوالہ جات کے لحاظ سے احادیث صحیحہ میں دجّال کی کئی ایک علامات مذکور ہیں۔

(۱) دجّال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔

(۲) دجال کی دائیں آنکھ میں پھولا ہوگا۔

(۳) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔

(۴) اس کے ساتھ دو وادیاں ہونگی ایک جنّت دوسری جہنم۔ جنت درحقیقت جہنم ہوگی اور جہنم جنّت۔

(۵) اس کے ساتھ دو فرشتے آزمائش و امتحان کے لئے ہونگے۔ ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف دجال خدائی کا دعوٰی کرتے ہوئے کہے گا الستُ بربِّکم الا یماسے ایک فرشتہ کہے گا۔ کَذَبْتَ اس فرشتہ کی آواز دوسرے فرشتے کے سوا کوئی نہیں سن سکے گا۔ دوسرا فرشتہ پہلے فرشتہ کی تائید کرتے ہوئے کہے گا۔ صَدَقْتَ (تو نے سچ کہا) لوگ دوسرے فرشتہ کی آواز سن کر کہیں گے کہ شاید یہ دجّال کی تائید کر رہا ہے۔ حالانکہ یہ بطور آزمائش و امتحان ہوگا۔ اور تائید دوسرے فرشتہ کے قول کی ہوگی۔

(۶) پھر دجّال مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوگا اور مدینہ طیبہ میں داخلہ کی اجازت نہیں ملے گی۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہے گا کہ یہ آپ کا شہر ہے۔

(۹) دجال زمین پر چالیس روز تک رہے گا۔ سوائے مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ ــــ بیت المقدس اور بعض روایات میں نیز کوہ طور کا اضافہ ہے۔ یعنی ان چار مقامات کے علاوہ تمام روئے زمین کا چکر لگائے گا۔ اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا۔ اور باقی ایام عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ در مشکوٰۃ وغیرہ کی روایت میں ہے۔ کہ وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا۔

(۱) وہ کانا ہوگا اور تمہارا خدا کانا نہیں۔

(۲) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے میری امت کا ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ آدمی پڑھ لے گا۔

(۳) وہ گدھے پر سوار ہوگا۔ اس قسم کی کئی اور علامات بھی مختلف کتب احادیث میں موجود ہیں۔

دجال اور مرزا قادیانی

مرزا غلام قادیانی اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دجال اور مسیح ابن مریم (علیہما السلام) کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی۔ اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہہ تک وحی الٰہی .... نے اطلاع دی ہو اور نہ ہی دابۃ الارض کی ماہیت کما ہی ظاہر فرمائی گئی ہو۔۔ جو کچھ تعجب کی بات ہیں۔ ازالہ اوہام [illegible] یعنے دجال اکبر کی صحیح حقیقت امام الاولین و الآخرین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر تو موبمو منکشف نہ ہوئی لیکن آنجہانی مرزا قادیانی پر منکشف ہوگئی۔ چنانچہ مرزا صاحب کے اس بارہ میں کئی اقوال ہیں۔ نمونہ پیش خدمت ہے۔

(۱) دجال سے حق پوش دنیا پرست مراد ہیں۔ فتح اسلام صفحہ ۸ ــ یعنی وہ لوگ جو دین طلبی کی خاطر حق کا اظہار نہیں کرتے۔ وہ دجال ہیں۔

(۲) ابن صیاد ہی دجال تھا۔ ازالہ اوہام صفحہ ۹۷۔

( ) ابن صیاد، رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک یہودی تھا جو بعد میں مسلمان ہوگیا۔ اور اس کی شکل و شباہت دجال سے ملتی جلتی تھی۔ اسے دیکھ کر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے قتل کی اجازت چاہی تھی۔ لیکن آپ نے منع فرمایا تھا کیونکہ دجال کو تو حضرت عیسٰی علیہ السلام ہی قتل کریں گے۔ یہ استدلال اس لئے بھی صحیح نہیں۔

(۱) کیونکہ دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور ابن صیاد مدینہ طیبہ میں ہی پیدا ہوا دجال مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور ابن صیاد نے مسلمان ہونے کے بعد حج و عمرہ کیا۔

(۲) دجال جب ظاہر ہوگا تو اس کی جوانی ہوگی اور ابن صیاد بڑھاپے میں فوت ہوا۔ لہٰذا ابن صیاد کو دجال کہنا احادیث صحیحہ سے ناواقفی کی دلیل ہے۔

(۳) دجال سے مراد پادری لوگ ہیں۔ ازالہ، صفحہ ۲۰۶۔

(۴) دجال سے مراد انگریز لوگ ہیں صفحہ ۴۲۱ ازالہ اوہام

قریب الذکر دو حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ دجال سے مراد انگریز اور پادری لوگ ہیں۔ اور دجال گدھے پر سوار ہوگا چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ گدھے سے مراد ریل گاڑی ہے۔ مرزا نے چونکہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور اصل مسیح (علیہ السلام) کی آمد ثانی کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ دجال کو قتل کریں گے۔ تو مرزا صاحب کہاں سے دجال کو لاتے اور قتل کرتے۔ اور خر دجال کہاں سے آتا۔ تو نقلی اور خیالی مسیح نے ایک خیالی دجال بنایا اور وہ انگریز قوم ہے جنہیں وہ آپ ظل رحمت الٰہی سمجھتے ہے۔ اور ان کے حق میں پچاس الماریاں کتابیں اور ہزار ہا رسائل اشتہارات اور پمفلٹ لکھے۔ نیز خیالی اور نقلی مسیح نے ایک خیالی گدھا تجویز کیا۔ اور وہ ہے ریل گاڑی۔ جس پر خود "مسیح موعود" کئی مرتبہ امرتسر سے سوار ہوکر لاہور تشریف لائے۔ اور لطف کی بات تو یہ ہے کہ موت کے بعد بھی مسیح قادیان کو لاہور سے قادیان خر دجال پر سوار کر کے لے جایا گیا۔ عربی کا مشہور مقولہ ہے۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی کو جس کے ساتھ محبت ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ حشر ہوتا ہے۔

ابن صیاد کے متعلق ایک مفصل حدیث مسند احمد اور کنزالعمال میں مذکور ہے۔ جس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

ہے مروی ہے کہ یہود کی ایک عورت کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا۔ جو ایک آنکھ سے کانا تھا اور دوسری آنکھ اوپر کو ابھری ہوئی تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوف ہوا کہ کہیں یہی دجّال اکبر نہ ہو تو ایک دن آپ ؐ اس کا حال معلوم کرنے کے لئے تشریف لے گئے تو وہ منہ پر ایک چادر اوڑھے ہوئے کچھ گنگنا رہا تھا۔ اس کی ماں نے آپؐ کو دیکھ کر اطلاع کر دی۔ تو وہ آگیا تو آپؐ نے فرمایا ابن صائد تو کیا دیکھتا ہے۔ تو کہنے لگا میں حق و باطل دونوں کو دیکھتا ہوں۔ اور میں پانی پر تخت بچھا ہوا دیکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو میرے رسول ہونے کی گواہی دیتا ہے۔ تو ابن صیاد نے جواباً کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے رسول ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ تو آپؐ آمنتُ باللّٰہ ورُسُلِہ کہتے ہوئے اس کو چھوڑ کر واپس تشریف لائے اس واقعہ کے بعد آپ تین چار مرتبہ اس کا حال معلوم کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔

آپؐ اس سے اپنی نبوت پر ایمان لانے کا فرماتے رہے۔ اور وہ مذکورہ بالا جواب دیتا رہا۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما اور مہاجرین و انصار کی ایک جماعت کی معیت میں تشریف لے گئے۔ اور آپؐ نے دیگر اصحاب سے پہنچنے میں جلدی کی تاکہ اس کی گنگناہٹ سن کر کچھ معلوم کریں۔ لیکن اس کی ماں نے پھر اطلاع کر دی۔ کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن صائد تو کیا دیکھتا ہے۔ کہنے لگا میں حق کو بھی دیکھتا ہوں اور باطل کو بھی۔ اور پانی پر تخت بچھا ہوا بھی دیکھتا ہوں۔ پھر اس سے وہی مذکورہ بالا مکالمہ ہوا آپ نے فرمایا کہ ہم تیرے لئے ایک بات دل میں چھپا کر لائے ہیں۔ وہ کیا ہے؟ کہنے لگا الدّخ الدّخ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخساء اخساء (یہ کلمہ اہل عرب کتے پر زجر و توبیخ کے لئے بولتے ہیں) بخاری و مسلم کی روایت میں ان الفاظ کی زیادتی ہے۔ اخساء فلن تعدو قدرک (یعنی دفع ہو جا اور تو اپنی حد سے ہرگز تجاوز نہ کر سکیگا) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس مجلس میں موجود تھے۔ عرض کی یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے میں اس کو قتل کر دوں آپؐ نے فرمایا اگر یہ واقعی دجّال ہے۔ تو اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی قتل کریں گے، اگر دجّال نہیں تو ایک

ذمی کا قتل کرنا جائز نہیں۔ الخ حضرت ملّا علی قاری رح فرماتے ہیں۔ اس کی حالت کا جنون جیسی تھی۔ کبھی سچ بولتا تھا اور اکثر جھوٹ بڑھاپے میں مسلمان ہوگیا۔ اس نے حج کیا اور مسلمانوں کے ساتھ مل کر جہاد بھی کیا۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

محدث اعظم حضرت مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی رح فرماتے ہیں۔

والحق فی ذالک انہ غیرہ کما ذھب الیہ اکثر العلماء

یعنی حق بات یہ ہے کہ دجّال ابن صیاد نہیں تھا۔ بلکہ کوئی اور ہے جیسا کہ جمہور علماء کا مسلک ہے۔ کوکب الدرّی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مذکورہ بالا چار اقوال کے علاوہ اور بھی سنیئے اور سر دھنیئے۔

علماء (مخالفین مرزا) دجّال ہیں۔ فتح الاسلام صفحہ ۹۔
دجّال یورپ کے فلاسفر ہیں۔ کتاب البریہ صفحہ ۲۲۰ دجّال جھوٹ کے حامیوں کو کہتے ہیں۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱۳۔ دجّال سے پادری لوگ مراد ہیں۔ ازالہ صفحہ ۲۰۶۔ دجّال نصاریٰ کے پادری نہیں ہو سکتے۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۰۰۔ دجّال صانع اور کلیوں کا کام کرنے والے ہیں۔ کتاب البریہ صفحہ ۲۱۰ ممکن ہے دجال سے مراد دنیا کی باقبال قومیں ہوں۔ ازالہ صفحہ ۶۴۔

مذکورہ بالا حوالجات کے بعد متنبّی قادیان کی وہ عبارت جو ازالہ اوہام کے حوالہ سے نقل کی گئی ایک مرتبہ پھر دیکھئے۔۔۔۔۔۔
۔۔۔کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی۔۔
۔۔۔۔تو تعجب کی کوئی بات نہیں۔ ازالہ اوہام صفحہ ۲۸۲ متنبی قادیان نے اپنی جھوٹی مسیحیت اور مہدویت کا ڈھونگ رچانے کے لیے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا باندھنے سے کسی قسم کی شرم محسوس نہیں کی کہ جن امور کے واقع ہونے کی خبر آپؐ نے اپنی امت کو سنائی ان کی حقیقت اور ماہیت کو سمجھنے سے آپ خود قاصر رہے۔ حالانکہ آپؐ نے ایک ایک واقعہ کو اس تفصیل اور وضاحت سے بیان فرمایا کہ جس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں۔

پھر مقام تعجب ہے۔ کہ مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا مدعی یہ پہچان لینے کے باوجود کہ انگریز دجّال ہیں۔ اس دجّال کی جاسوسی کرنے کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہے۔ اور اس کے تسلط اقتدار کو اپنے لئے اور اپنی امت کے لئے آیۂ رحمت قرار دیتا ہے

شخصیت

قاری گل رحمٰن ہزاروی

حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ

ارباب علم و بصیرت کی آراء اور اپنے افکار کی روشنی میں

حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ پچاسی ۸۵ برس کی عمر پا کر ۴ فروری ۱۹۸۱ء مطابق ۲۸ ، ربیع الاول ۱۴۰۱ھ واصل بحق ہوئے۔
کل من علیہا فان ویبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔
آپ برصغیر کی عظیم اسلامی یونیورسٹی "دارالعلوم دیوبند" کے نامور فاضل ، ہمارے ملک کے ممتاز عالم دین اور مقتدر مذہبی و سیاسی رہنما تھے۔

آپ اپنے گوناگوں اوصافِ حمیدہ کی بنا کر طائفہ علماء اور ارباب سیاست میں ایک منفرد اور ممتاز مقام رکھتے تھے۔ آپ کی زندگی ایک " مجاہد فی سبیل اللہ " کی زندگی تھی۔ عمر بھر نہایت ہی جانفشانی اور خلوص کے ساتھ ، جدوجہد آزادی ، مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ اور دین اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں رہے ، اسی ضمن میں آپ نے اذیتیں بھی اٹھائیں ، قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں ، مخالفتیں بھی مول لیں طعنے بھی سنے۔ الزامات بھی لگے ، قاتلانہ حملے بھی ہوئے۔ جاہ و مال کے لالچ بھی دیئے گئے۔ مگر کوئی ایک چیز بھی اس کوہِ استقامت کو ڈگمگا سکی ، اور ہر ایک کوچہ سے یہ مردِ حُر سرخ رُو نکلا۔

دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم ، حضرت ہزارویؒ کے بارے میں فرماتے ہیں "آپ دارالعلوم دیوبند کے ممتاز فضلاء میں سے ہیں ، متعدد کتب میں احقر کے ہم سبق رہے ہیں ، علمی استعداد شروع ہی سے مضبوط تھی ، اصل وطن ضلع ہزارہ (پاکستان) ہے۔

صاف گو خطیب ہیں۔ آپ کے پیش نظر آپ کو جمعیت علمائے اسلام کا ناظم منتخب کیا گیا ہے۔ موصوف کی علمی شہرت کی بنا پر ، مصر نے آپ کو بطور نمائندہ جمعیت علمائے اسلام پاکستان دعوت دی ، اور آپ نے وہاں کی عالمی مؤتمر میں علماءِ عالم کو خطاب فرمایا ، آپ کا شمار وہاں کے مشاہیر میں ہے"۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ کے اولین دورۂ مصر کے موقع پر وہاں کے مجلہ " الاسلام " نے (اپنی ۱۶ دسمبر ۱۹۳۶ء کی اشاعت میں) ، حضرت موصوف کا ایک مقالہ شائع کیا تھا ، جس میں علامہ مشرقی کی تحریک الحاد کے مقابلے میں علمائے ہند کی مساعیٔ جمیلہ کا جائزہ پیش کیا گیا تھا ، اس سلسلے میں حضرت نے " مجلس احرار اسلام " کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے اس کے جواں سال مجاہدین حضرت مولانا بہاء الحق قاسمی اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رح کا تذکرہ بطورِ خاص کیا ہے ، لکھتے ہیں "پس علمائے ہند کی مشرقی الحاد کے مقابلے میں بہت سی کوششیں ہیں جو ہمیشہ لائقِ تشکر رہیں گی ، کہ نہ وہ غافل ہوئے اور نہ غفلت کا مظاہرہ کیا ، نہ پیچھے ہٹے اور نہ کوتاہ عملی سے کام ، خصوصاً ہندوستان میں "مجلس احرارِ اسلام" کے بہت سے مجاہدانہ کارنامے ہیں ، اور اس سلسلے اس جماعت کے دو شخص بہت ہی ممتاز اور سبقت لے جانے والے ہیں ، ایک استاذ فاضل بہاء الحق قاسمی اور دوسرے ہمارے فاضل استاذ غلام غوث ہزاروی ، ان دونوں نے مشرقی کا منہ بالکل بند کر دیا ، اور اس کے تمام حیلوں کو روک دیا ، اور اس کے فتنے کو کچل کر رکھ دیا ، اس لئے ہم ان کی اس جلیل القدر خدمت اور دین اسلام کی پاسبانی پر ان کے شکر گزار ہیں"۔

۱۹۵۶ء میں جمعیت علمائے اسلام پاکستان کی تشکیلِ جدید ہوئی ، تو مغربی پاکستان کے تمام اکابر علماء ملتان میں جمع ہوئے۔

صدر جلسہ، شیخ التفسیر، حضرت احمد علی لاہوری رح کو امارت کے عہدے کی پیش کش کی گئی، حضرت لاہوری نے فرمایا "اگر مولانا غلام غوث ہزاروی کا ناظم اعلیٰ کا عہدہ قبول کرتے ہیں تو مجھے امارت قبول ہے، ورنہ نہیں" چنانچہ تمام اکابرین کی تجویز و اصرار پر حضرت ہزاروی جمعیت علمائے اسلام کے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ اور حضرت لاہوری رح امیر جمعیت۔

مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ حضرت ہزاروی رح کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنے ایک آرٹیکل میں لکھتے ہیں "حضرت مرحوم کا سب سے ممتاز وصف باطل کے مقابلے میں شدت و سختی اور حق گوئی و بیباکی تھا، وہ زائغین کے مقابلے میں ہمیشہ شمشیر برہنہ رہے۔ اور اس بارے میں کسی نرمی اور لچک کے روادار نہیں تھے .... مولانا کا ایک خصوصی وصف اُن کی بلند نظری، زُہد و استغناء اور اُن کی قلندرانہ شان تھی۔ اس طویل عمر (وہ پچاسی سال میں) انہیں طوفانی حوادث کے بیشمار مدوجزر دیکھنے پڑے۔ زمانے کے سرد گرم کے نامعلوم کتنے تجربات ان کو گئے عسر و یسر کی خدا معلوم کیسی کیسی حالتیں اُن پر گزریں، اور نعرہ ہائے زندہ باد و مردہ باد کے کیسے کیسے تماشے انہیں دیکھنے کا اتفاق ہوا، لیکن اُن کی وضع و روش میں کبھی تغیر نہیں آیا، وہ بہرحال میں اپنی وضع پر قائم رہے، وہ مخلوق کی داد و تحسین یا مذمت نکوہش دونوں سے بالا تر تھے۔ عام لوگ انہیں ایک عالم، ایک خطیب، ایک مجاہد اور ایک سیاسی اور دینی رہنما کی حیثیت سے جانتے پہچانتے تھے، مگر اُن کے باطن کا سوز و گداز مع اللہ اور غیر اللہ سے استغناء ہمیشہ اُن کے سینے کا راز رہا۔ بہت کم لوگوں کو معلوم ہو سکا کہ وہ محض سیاسی لیڈر ہی نہیں عابد شب زندہ دار بھی تھے، اس قلندرانہ شان کا ایک مظہر یہ تھا کہ حضرت مرحوم کو مخدومیت سے چڑ تھی، وہ ہمیشہ خادم کی حیثیت میں رہنا پسند فرماتے تھے، کبھی مخدوم بننا گوارا نہ فرماتے تھے" ________

اپنے پرائے سب جانتے ہیں کہ آپ کی زندگی ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم "کن فی الدنیا کانك غریب او عابر سبیل" کی کامل عملی تفسیر تھی، آپ کے رہن سہن۔ خورد و نوش اور بود و باش وغیرہ سے شان غفاری کا اظہار ہوتا تھا۔ زندگی میں بڑے بڑے مواقع میسر آئے۔ پیش کشیں بھی ہوئیں۔ چاہتے تو کیا کچھ نہ لیتے۔ مگر کیا مجال کہ اس درویش خدامست نے ساری زندگی زخارف دنیاوی کی طرف کبھی آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا ہو، تمام عمر ایک ادنیٰ مزدور سے بھی کم تر حیثیت میں ایک شکستہ جھونپڑے میں گزاری۔ (ترکہ میں ملا ہوا بس یہی ایک جھونپڑا حضرت ہزاروی رح کا کل اثاثہ اور ساری کائنات تھا)

حضرت ہزاروی رح دین اسلام کی خدمت اور ناموس رسالت کے تحفظ کا جو جذبہ رکھتے تھے۔ اس کا اندازہ آپ کے متعلقین کے بیان کردہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آپ کا چودہ سالہ بیٹا زین العابدین (جو حضرت کی یہی ایک نرینہ اولاد تھی) مرض الموت میں مبتلا تھا۔ اور حضرت ہزاروی اُس کی تیمارداری میں مشغول تھے، کہ اچانک ایک ٹیلی گرام آیا کہ فلاں مقام پر مرزائیوں سے مناظرہ ہے اور قرعۂ فال آپ کے نام نکلا ہے، آپ نے تار ملاحظہ فرماتے ہی روانگی کا قصد کیا، اور مختصر سا سامان سفر لے کر روانہ ہو گئے۔ دوست احباب دم بخود، مگر کسی کو روکنے کی ہمت نہ ہوئی۔ حضرت ہزاروی ابھی تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے، کہ عزیز و اقارب دوڑے دوڑے آئے۔ اور بتایا کہ صاحبزادے کا انتقال ہو گیا ہے، واپس چل کر اس کی تجہیز و تکفین فرمائیں۔ حضرت ہزاروی نے اِنّا للّٰہ پڑھا اور فرمایا کہ "تم لوگ جاؤ اور اسے دفنا دو، میں اس سے زیادہ اہم کام کے لئے جا رہا ہوں۔ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اور ناموس رسالت کی پاسبانی اور تحفظ فرض عین۔ بھلا میں فرض کفایہ کو فرض عین پر کیسے ترجیح دوں؟"

ختم نبوت کا ذکر آیا ہے تو یہاں پر تذکرہ بھی مناسب ہو گا کہ سابقہ دور حکومت میں جب قادیانیوں کے خلاف قومی اسمبلی میں بل پیش ہوا۔ تو اپوزیشن کی طرف سے ایک بیان کتابی شکل میں پیش کیا گیا (جس میں غلام احمد قادیانی کی کفریات و خرافات درج تھیں) لیکن اس بیان میں ایک سقم یہ تھا کہ مرزا ناصر احمد کے سوالوں۔ اعتراضات اور تنقیدوں کے جوابات نہ تھے۔ اس مرحلہ پر حضرت ہزاروی رح نے ایک کتاب "محضر نامہ" اسمبلی میں پیش کی، جس میں مرزا ناصر کے اعتراضات کے مدلل جوابات نیز کئی چیلنج بھی دیئے گئے، علاوہ ازیں اسمبلی میں مرزا ناصر پر سوالات

کرنے کا طریقہ کار یہ تھا کہ ہر ممبر، اپنے سوالات لکھ کر اٹارنی جنرل کو دیتا، پھر اٹارنی جنرل اپنی صوابدید پر جو چاہتا پوچھتا، ممبران قومی اسمبلی میں سے کسی نے ایک کسی نے دو کسی نے چار، چھ، آٹھ تک سوالات دیئے۔ اور حضرت ہزارویؒ نے دو سو بائیس (۲۲۲) سوالات پیش کئے۔ چنانچہ بفضلِ ایزدی نوے سال پرانا مسئلہ پاکستان میں ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا، الحمد للہ والمنہ

یہ تو تھی مختلف آراء کی روشنی میں حضرت ہزارویؒ کی زندگی کی جھلک اب ذیل کی سطور میں حضرت ہزارویؒ کا پرتو ان کے افکار کی روشنی میں ملاحظہ ہو۔

پاکستان کا اولین مسئلہ

ایک انٹرویو کے دوران مشہور صحافی جناب محمود شام نے آپ سے پوچھا کہ پاکستان کا مسئلہ نمبر ۱ کیا ہے؟

مولانا ہزارویؒ نے فرمایا "پاکستان کے اندر اسلامی نظام اور اسلامی اقدار کا نفاذ، اگر یہاں اسلامی اقدار نافذ ہو گئیں۔ اور اسلامی آئین مرتب ہو گیا اور پھر اس پر مخلصانہ طور سے عمل درآمد بھی کیا گیا تو پاکستان دنیا کی قوی ترین حکومتوں میں شمار ہو جائے گا، کشمیر وغیرہ سارے مسائل حل آسان ہو گا، بلکہ پاکستان فلسطین اور عربوں کے دوسرے مسائل کو بھی حل کروا سکے گا، اس کا محل وقوع ایسا ہے کہ یہ دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اس وقت پاکستان خود کو کمزور سمجھ کر کمزور آدمی کی بیوی کی طرح ہر ایک کو "بھائی بھائی" کہہ رہا ہے اگر یہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر اور صرف پاکستان اور اسلامی مفاد کے لئے خارجہ و داخلہ پالیسیاں مرتب کرے تو یہ تمام عالم اسلام کی رہنمائی کر سکتا ہے"

برائیوں کا انسداد

ایک موقعہ پر گفتگو فرماتے ہوئے برائیوں کے انسداد کے متعلق فرمایا "ہمارے ملک میں یہ بات بالکل فراموش کر دی گئی ہے کہ اخلاقی برائیوں میں ملوث ہونے والی کوئی قوم بام عروج تک نہیں پہنچ سکتی نیز ہمارے مصائب کا اصل سبب یہ ہے کہ ہم ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے والے چوروں کی حوصلہ افزائی میں لگے ہوئے ہیں ـــ میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلہ میں

ـــ سرکاری اور غیر سرکاری ذرائع ساتھ ساتھ استعمال ہونا ضروری ہے۔

ـــ تمام تبلیغی ذرائع کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے۔

ـــ قوم کے منتخب نمائندوں کے ذریعے مؤثر انسدادی قوانین بنائے جائیں۔

ـــ کیونکہ جتنی زیادہ سختی کی جائے گی اتنی ہی زیادہ کامیابی نصیب ہو گی۔

حضرت ہزارویؒ اگرچہ ہماری رہنمائی کے لئے بذات خود آج ہمارے درمیان موجود نہیں لیکن ان کی یہ تعلیمات، افکار و خیالات مینارۂ نور بن کر سدا ہماری رہنمائی کرتے رہیں گے۔

بقیہ :- خصائلِ نبوی سے

س:- ان کے متبعین کا گروہ بڑھتا جا رہا ہے یا کم ہوتا جاتا ہے؟

ج:- بڑھتا جاتا ہے۔

س:- ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس سے بدول ہو کر دین سے پھر بھی جاتے ہیں یا نہیں؟

ج:- نہیں۔

س:- تمہاری اُن کے ساتھ کبھی جنگ ہوتی ہے یا نہیں؟

ج:- ہوتی ہے۔

س:- جنگ کا پالا کیسا رہا؟

ج:- کبھی وہ غالب ہو جاتے، کبھی ہم غالب ہو جاتے۔

س:- وہ کبھی بدعہدی کرتے ہیں؟

ج:- نہیں لیکن آج کل ہمارا ان کا ایک معاہدہ ہے نہ معلوم وہ اس کو پورا کریں گے یا نہیں۔ ابو سفیان رضؓ کہتے ہیں کہ اس ایک کلمہ کے سوا کسی چیز میں بھی مجھے موقع نہ ملا کہ کچھ اپنی طرف سے ملا دوں۔

(بقیہ سوال جواب اگلے پرچے میں ملاحظہ فرمائیں)

چنیوٹ نامہ

چنیوٹ کانفرنس

ہمیں اب قادیانیت کو اپنے ملک سے مٹانے کیلئے کچھ کرنا چاہیئے

پاکستان کا قادیانی، عرب کا اسرائیل ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

ممبر وفاقی مجلس شوریٰ، شیخ الحدیث مولانا محمد مالک کاندھلوی کا ولولہ انگیز خطاب۔

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام ایک مکمل دین، مکمل ضابطہ حیات مقرر فرما دیا ہے، مسلمان اسی وقت تک مسلمان ہے جب تک محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے نبی ہونے کے تصور تک کو قریب نہ آنے دے ہر قوم پیغمبر سے پہچانی گئی ہے مثلاً قوم نوح، قوم موسیٰ، قوم داؤد، قوم عیسیٰ، انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام ہی سے قوموں کی نسبت پہچانی گئی ہے۔ مسلمان قوم کون ہے؟ یہ قوم ایسی ہے جس کے ہادی، جس کے پیغمبر جناب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس لئے اس میں کہیں بھی شبہ کے اندر پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، آپ کی نبوت اور رسالت اللہ تعالیٰ نے ایسی اعلیٰ اور عظمت والی فرمائی ہے کہ ہم اس کی انتہا تک نہیں پہنچ سکتے، حدیث صحیح مسلم صحیح بخاری میں موجود ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر دیتے ہیں، قیامت کے قریب علامات قیامت میں، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول ہے آپ نے علامات قیامت میں سے ایک اور چیز بھی بیان کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بُعثت انا والساعۃ کہاتین۔ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہے برابر، قریب قریب جوڑ کر بھیجے گئے ہیں یہ آپ نے اپنی بعثت، اپنی رسالت اور قیامت کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

یہ دونوں کیسے قریب ہیں، فرمایا اس طرح پر کہ جیسے یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ قریب قریب ہیں۔ اسی طرح میری بعثت اور قیامت ہے۔ اس روایت کو دیکھ کر بعض طلبہ کو یہ خیال گذرتا ہوگا کہ آخر اس قریب ہونے کے باوجود آپ کی رحلت اور وفات سے لے کر اب تک کتنی صدیاں گذر گئیں۔

ڈیڑھ ہزار برس تقریباً گذر رہے ہیں۔ اب تک تو قیامت نہیں آئی تو قیامت آپ کی بعثت سے کیسے قریب ہوئی۔ بعض حضرات تو اس کی توجیہ کے لئے یہ کہا کرتے ہیں کہ قریب ہونا ہمارے حساب سے نہیں بلکہ خداوند عالم کے حساب کی رو سے ہے، ہمارے حساب سے بے شک ہزار برس ہو جانا چودہ سو پندرہ سو برس ہو جانا یہ ایک طویل مدت شمار ہوگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے یہاں کا حساب وہ قرآن مجید کی اس آیت سے شمار کیجئے۔ یوماً عند ربك كالف سنة مما تعدون کہ بے شک تمہارے پروردگار کے ہاں کا ایک دن ایسا ہے جیسا کہ تم ایک ہزار برس گنا کرتے ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابھی اللہ میاں کے حساب سے ڈیڑھ برس بھی پورا نہیں ہوا ہے یہ توجیہ تو علماء اور شارحین کرتے ہیں مگر ایک اور بات غور کرنے سے سمجھ میں آتی ہے۔ کہ چاہے ڈیڑھ ہزار برس ہو جائیں، تین ہزار برس ہو جائیں، پانچ ہزار، کوئی بھی صورت ہو لیکن یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ میں اور قیامت دونوں اس طرح برابر قریب قریب ملا کر بھیجے گئے ہیں۔ جس طرح یہ دو میری انگلیاں (آپ فرما رہے ہیں) اے لوگو! جیسے کہ تم یہ دیکھتے ہو کہ ان دو انگلیوں کے بیچ میں کوئی اور چیز نہیں ہے اسی طریقہ پر سمجھ لو کہ قیامت کے برپا اور قائم ہونے کے، اور میرے درمیان اور کوئی نبوت نہیں ہے جب قیامت قائم ہوگی تو میری نبوت پر قائم ہوگی ـــــــــ چاہے وہ دس ہزار برس تیس ہزار برس کیوں نہ ہوں بہرحال میری نبوت پر ہی قائم ہوگی یہ ممکن نہیں ہے کہ میری نبوت کے بعد کوئی اور نبوت آ جائے اور پھر قیامت برپا ہو (یہ ہو نہیں سکتا) علماء متکلمین نے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کے قریب

چہرہ نامہ

نزول ہوگا وہ اسی حیات کے ساتھ آسمانوں پر قرب قیامت تک رہیں گے۔

لیکن سبحان اللہ قربان جائیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ ختم نبوت پر کہ حضرت عیسیٰؑ جو اللہ کے سچے نبی اور صاحب کتاب تھے۔ ان کو انجیل دی گئی تھی قرآن کریم نے اس آیت انزل التوراۃ والانجیل من قبل ھدی للناس وانزل الفرقان میں انجیل کو ھدی للناس من قبل ہونا بیان کر دیا، ان تمام فضیلتوں کے باوجود جب وہ زمین پر نزول کریں گے تو کس حیثیت سے کریں گے اس حیثیت کی تعیین خود حدیث نے کر دی ہے اس کا مضمون اس طرح ہے کہ جب مہدی علیہ الرضوان موجود ہوں گے اس زمانہ میں حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کا نزول ہوگا یہ حدیث پہلے ہی قدم پر بتلا رہی ہے کہ مہدی اور مسیح دو علیحدہ علیحدہ شخصیتیں ہیں ان میں خلط اور التباس نہ ہونا چاہیئے حضرت مہدی اس زمانہ میں مسلمانوں کے پیشوا اور رہنما ہوں گے۔ اور پوری امت اُن کی رہنمائی ان کی عملی سرپرستی دینی قیادت کے اوپر متفق ہوگی۔

اور وہ مسلمانوں کو نماز پڑھا رہے ہوں گے اور وہ مہدی کون ہوں گے یہ نہیں کہ کوئی سڑک پر چلتا پھرتا دعویٰ کر دے کہ میں بھی مہدی ہوں، نہیں، اللہ کے پیغمبرؐ نے مہدی سے متعلق نشانیاں بتلا دیں صورت، شکل اور علامت بیان کر دی، قبیلے اور خاندان کو بیان کر دیا، نام بتلا دیا والد کا نام بتلا دیا تاکہ کوئی جعلی قسم کا مدعیٔ مہدویت نہ بن جائے۔

تو حق تعالیٰ شانہٗ نے اپنے پیغمبر پاکؐ کے ذریعے دین کی ہر چیز کو واضح کر دیا ہے مہدی جن کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے مطابق ہوگا۔ ان کے والد کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم کے مطابق ہوگا۔ ان کی شکل و صورت نہایت حسین، نہایت ہی خندہ پیشانی رکھنے والے ہوں گے۔ اور ان کی قد و قامت کی کیفیت بیان کی گئی ان کے چہرے کا رنگ روپ بیان کیا گیا۔ ان کے ناک و نقشہ کی کیفیت بیان کی گئی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ایک تصویر کھینچ کر رکھ دی گئی کہ یہ مہدی ہے تاکہ کوئی غلط آدمی ان کا لاتوا آ کر نہ دعویٰ کرنے لگے کہ میں مہدی ہوں، ورنہ وہی قصہ ہوگا جو جاحظ کے بارے میں کسی ادب کی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ وہ بازار میں جا رہے تھے تو ایک عورت نے ان کو پکڑ کر کہا کہ مجھے تم سے ایک کام ہے وہ غریب بیچارے ساتھ چلے اس نے کسی سنار کی دوکان پر لیجا کر ان کو کھڑا کیا اور کہا کہ "بس ایسا" اور اس کے بعد وہ عورت روانہ ہو گئی۔ اب بیچارے جاحظ بہت متفکر، کہ یہ ماجرا کیا ہے۔ کہ مجھے یہ زرگر کی دکان پر لے آئی اور کہا کہ "بس ایسا" جاحظ نے اس عورت کے جانے کے بعد زرگر سے پوچھا کہ یہ کیا قصہ ہے، اس نے کہا کہ عورت چاہتی تھی اور کہتی تھی کہ مجھے کسی جبوت اور عفریت کی مورتی بنا دو میں نے کہا کہ اے خاتون! میں نے تو آج تک کوئی جبوت اور عفریت دیکھا نہیں۔ مجھے کوئی شکل دکھلا دو تاکہ میں اس کے مطابق بنا دوں میں نے اگر کوئی دیکھا ہوتا تو اس کے مطابق ضرور بنا دیتا تو یہ اس لئے تمہیں پکڑ کر لائی کہ بس ایسی شکل کی مورتی بنا دو۔

تو بھائی آپ حضرات نے مدعیٔ نبوت کی شکل بھی دیکھ لی کہ کیسی ہے بدصورت ذہنیت حالت میں ہیں۔

حق تعالیٰ شانہٗ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں بیان کرتے ہیں کہ لا تکونوا کالذین آذوا موسیٰ فبرأہ اللہ مما قالوا و کان عند اللہ وجیھا مفسرین نے بیان کیا کہ نبی کی شکل اور چہرے سے وجاہت ٹپکتی ہے کیونکہ وہ اللہ کا نبی ہوتا ہے اور جس کے چہرے سے لعنت اور نحوست ٹپکتی ہو وہ کیسے اللہ کا نبی ہو سکتا ہے خیر میں عرض کر رہا تھا کہ حضرت مہدیؑ سے متعلق حدیث میں ساری نشانیاں بیان کر دی گئیں ہیں انکی علمی فضیلت کو بیان کر دیا گیا ہے اُن کے مقتدا ہونے کی شان بیان کر دی گئی ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ نشانیاں اس لئے بتلا دیں تاکہ مسلمانوں کو پہچاننے میں آسانی ہو وہ صورت و شکل کو دیکھ لیں، تقویٰ و طہارت کو دیکھ لیں ان کے علمی تجر کو دیکھ لیں۔ ان تمام چیزوں کو دیکھ کر وہ کہہ دیں کہ یہ مہدی ہو سکتا ہے۔ پھر حضرت مسیحؑ کا نزول ہوگا وہ نزول گورداس پور کے کسی علاقے میں نہیں ہوگا حضورؐ نے اُن کے نزول کی جگہ بیان کر دی فرمایا کہ جامع دمشق میں جو مینارہ شرقی ہے اس پر ان کا نزول ہوگا اس شان کے ساتھ ہوگا کہ فرشتے ان کے ساتھ موجود ہوں گے۔

اس وقت مہدی علیہ الرضوان نماز پڑھانے کی تیاری کر رہے

چیئرٹ نامہ

ہوں گے ، جماعت تیار ہوگی ۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان حضرت ابن مریم کو دیکھتے ہی یہ فرمائیں گے تعال صل لنا آیئے تشریف لایئے ہمیں نماز پڑھا دیجئے جیسے کوئی بزرگ کو دیکھ کر دعوت دیا کرتا ہے کہ آپ نماز پڑھائیں تو حضرت مسیح بن مریمؑ کو دعوت دیں گے کہ آیئے نماز پڑھا دیجئے تو آپؑ انکار کرتے ہوئے کہیں گے لا نہیں ، میں نہیں نماز پڑھاتا اور انکار کر کے حضرت مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور قرآن کریم کے احکام کا نفاذ و اجراء کریں گے ، محدثین و شارحین نے یہاں یہ نکتہ بیان فرمایا کہ حضرت عیسٰی بن مریم کے نزول کے بعد حضرت مہدی کی امامت اس لئے ہے کہ پہلی مرتبہ اگر آپ حضرت عیسٰیؑ امامت کر لیتے تو لوگوں کو شبہ ہو سکتا تھا کہ یہ امام ہو گئے ہیں مجبر یہ شاید بحیثیت نبی کے بھی ہمارے امام بن رہے ہیں چونکہ نبی کی موجودگی میں غیر نبی کو نماز پڑھانا درست نہیں ہوتا ۔۔۔

نبی کسی کا مقتدی نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ نے حکمت سے اپنی قدرت سے یہ چیز مسلمانوں کے سامنے ظاہر کر دی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو وہ مقام عطا کیا کہ آپ ؐ کے امتی کے پیچھے ایک پہلا اولو العزم نبی ؑ مقتدی بن کر نماز پڑھیگا عیسٰی بن مریم کو مقتدی بنایا گیا تاکہ شبہ ہی باقی نہ رہے کہ کیا یہ پھر منصب نبوت کے ساتھ آگر نبوت تو نہیں کر رہے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اتنی عالی اور اتنی برتر ہے کہ حضرت عیسٰیؑ جب آسمان سے اُتریں گے تو وہ اپنی نبوت اور رسالت کی حیثیت کے ساتھ نہیں ہوں گے بلکہ وہ مقتدی ہوں اور اُمتی ہوں گے ، آپ نے اندازہ فرمایا کہ خدا کا برحق نبی جسکو اللہ تعالیٰ نے کتاب بھی دی تھی ، قرآن نے اس کی تصدیق بھی کی۔ اس کے باوجود وہ نبی کریم کی نبوت کے بعد نبی ہونے کی حیثیت سے باقی نہیں رہے ہیں یہ بات میں درمیان میں عرض کر دوں میرے محترم دوستو اور عزیز جائیو اللہ کا دین نہایت ہی مضبوط دین ہے اس میں حق و باطل کا کوئی التباس ہی نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے میں ایک اور بات بھی بہت واضح طور پر کہہ دینا چاہتا ہوں کہ مسیح کے معنیٰ ایک تو حضرت مسیح بن مریم ہیں جو قیامت کے قریب آسمان سے نزول فرمائیں گے ۔ لہٰذا اب کسی کا مسیح ہونے کا مسئلہ ہی باقی نہیں رہا ۔ ہاں ایک مسیحؑ اور بھی ہے جس کا پتہ ہمیں حدیثوں سے لگتا ہے ۔ جس کا ذکر اس دعا میں ہے واعوذبك من فتنة المسيح الدجال نیز ایک حدیث میں جو صحیحین میں ہے عجیب بات آتی ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گویا کہ میں بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اس منظر کو دیکھتے ہوئے آپ فرماتے ہیں ۔ نیز میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت مسیح بن مریم بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں پھر ان کا حلیہ بیان کیا اس کے بعد بیان فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ مسیح دجال بھی بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے اور آپ نے فرمایا کہ اس کا ایسا کالا سیاہ رنگ ، اُس کی آنکھ ایسی ابھری ہوئی کانی۔ بیت اللہ کے طواف پر طلبہ کو اشکال پیدا ہوگا وہ اشکال یہ ہے کہ حدیثوں میں ہم تو دیکھتے ہیں ۔ آپؐ نے یہ فرمایا ہے کہ مسیح دجال پر اللہ تعالیٰ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا داخلہ حرام کرے گا ممکن نہیں ہوگا کہ وہ مکے اور مدینہ کے اندر داخل ہو سکے ۔ یہاں باہر فرشتے تلواریں لئے کھڑے پہرہ پر ہوں گے ۔ اگر وہ داخل ہونے کا ارادہ کرے گا تو فرشتے اس کو داخل نہیں ہونے دیں گے تو اس کی توجیہ میں عارفین نے ایک لطیف نکتہ بیان فرمایا کہ حقیقت میں دجال کا داخلہ جسم اور وجود شخصی سے نہیں ہوگا بلکہ یہ داخلہ تمثلی ہے آپ نے فرمایا کہ یعنی مجھ کو ایک مثال دکھلائی گئی اور اس مثال سے معنیٰ یہ تھے کہ مسیح دجال بھی بیت اللہ کے گرد چکر لگاتا ہے بیت اللہ کے گرد اس کا چکر لگانا یہ دین کے خلاف سازش کرنے کے لئے ہے مثلاً دوست بھی آپ کے گھر کا چکر لگایا کرتے ہیں ، عزیز بھی چکر لگایا کرتے ہیں وہ چکر محبت کے جذبے میں لگاتے ہیں ، مگر کبھی دشمن ، چور اور ڈاکو بھی گھر کے چکر لگایا کرتے ہیں تو دجال کا چکر بھی اسی قسم کا ہوگا ۔

نیز دجال کے متعلق دیگر روایتوں میں بڑی عجیب عجیب باتیں بیان کی گئی ہیں فرماتے ہیں کہ دجال اتنا انتہائی فتنہ انگیز ہوگا ، ایسی ایسی چیزیں اور شعبدے اپنے ساتھ لے کر آئے گا ، کہ لوگ شبہ میں مبتلا ہو جائیں گے اس دجال کے ساتھ روٹیوں کا ایک پہاڑ ہوگا جو ساتھ ساتھ چل رہا ہوگا ۔ ایک نہر ہوگی جو ساتھ ساتھ چلتی ہوئی ہوگی ، ایک سونے اور دولت کا پہاڑ ہوگا جو ساتھ چلتا ہوا

نظر آئے گا اور سب کو روٹی ، کپڑا اور مکان دینے کا وعدہ کر رہا ہو گا وہ کہے گا آجاؤ میرے پاس آجاؤ میں سب کو دوں گا جب روٹیوں کا پہاڑ چل رہا ہے تو اس کے لئے کیا بعید ہو گا ، وہ سب کو روٹیاں تقسیم کرے گا وہ اپنے ساتھ مکان کا انتظام بھی رکھتا ہو گا اسی طرح کپڑے کا ، لوگ بڑی بے فکری کے ساتھ اُس کے ساتھ ہو سکتے ہیں ، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ اُس کی فریب کاریاں ہوں گی دجّال کے معنیٰ ہی یہ ہیں کہ جو زیادہ سے زیادہ فریب اور دھوکے میں ڈالنے والا ہو اور فرمایا کہ وہ دجّال کسی دیہاتی کے سامنے جائے گا اور اُس کو کہے گا تو میری خدائی اور الوہیت پر ایمان لا ، جھوٹے دجّال تو نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں کیونکہ یہ بڑا دجّال ہو گا اس لئے الوہیت کا دعویٰ کرے گا اس لئے سوچا کہ نبوت کا دعویٰ تو میرے چیلوں نے کر لیا وہ تو چل نہ سکا لو میں اب خدائی ہی کا دعویٰ کر لوں ۔ تو کہے گا کہ میں خدا ہوں اور میرے اندر یہ قدرت ہے کہ اگر میں تیرے مرے ہوئے بیل کو زندہ کر دوں تو کیا مجھ پر ایمان لے آئے گا تو حدیث میں فرماتے ہیں کہ وہ دیہاتی دیکھیگا کہ میرا مرا ہوا بیل میرے سامنے موجود ہے وہ کیا ہیبت ناک منظر ہو گا پھر وہ اسے کے بیل کو زندہ کرے گا ۔ معلوم ہوا کہ مسلمان کو ایسے پُر خطر امتحان کے اندر بھی صبر کی تلقین کی گئی ہے فرمایا کہ ایک شخص کے پاس وہ جائے گا اور اس کو کہے گا تو مجھ پر ایمان لا اور دیکھ میرے میں بڑی قدرت ہے اور اگر میں تیرے مردہ باپ کو زندہ کر دوں تو کیا پھر بھی تو مجھ کو نہیں مانے گا؟ حدیث میں آتا ہے کہ وہ شخص اپنے مردہ باپ کو دیکھے گا کہ وہ سامنے زندہ موجود ہے یہ عجیب شعبدے اس کے سامنے ظاہر ہوتے ہوئے ہوں گے فرمایا کہ ایک شخص جس میں ایمان کی قوت ہو گی وہ بھی یہ سب منظر دیکھ رہا ہو گا کہ کسی کا باپ زندہ ہو رہا ہے بیل بھی زندہ ہو گیا ہے ، روٹیوں کے پہاڑ بھی اس کے ساتھ ہیں سونے اور دولت کے پہاڑ بھی اس کے ساتھ چل رہے ہیں مگر ایمان والے کی استقامت اتنی قوی ہو گی کہ ان چیزوں سے اس کے ایمان میں تذبذب پیدا نہیں ہو گا ، قدم نہیں ڈگمگائیں گے ایمان کی استقامت اسی کو کہا جاتا ہے فرماتے ہیں کہ وہ اس کو دعوت دے گا اور کہے گا کہ اچھا اگر تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا تو دیکھ میں تجھ کو سزا دوں گا اس کا مزہ چکھاؤں گا اسی دوران وہ ایک شخص کو بلائے گا اور اس کے سامنے اس کے سر پر ایک آرہ رکھا جائے گا اور اس کے چیر کر دو ٹکڑے کر دیئے جائیں گے اور جب دو ٹکڑے سامنے ہو جائیں گے تو دجّال ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان بڑے غرور کے ساتھ بڑی مسرت کے ساتھ فاتحانہ انداز میں مسکراتا ہوا چلے گا یعنی یہ دکھلائیگا کہ دیکھو میں نے تمہارے سامنے اپنی قدرت کا کیا مظاہرہ کر دیا ہے ۔ اب بھی اے لوگو تم مجھ کو خدا نہیں مانتے فرماتے ہیں کہ اس کے بعد وہ اسے مومن کو کہے گا اے شخص اب بھی تو میری بات نہیں سمجھا کیا تو اب بھی مجھ پر ایمان نہیں لاتا وہ لفظ میں آپ کو سنا دیتا ہوں تاکہ آپ اس کی لذت محسوس کر لیں وہ مومن ان تمام شعبدوں کو دیکھ کر کیا جواب دے گا وہ کہے گا ۔

واللہ ما کنت اشد بصیرۃ فیک منی الیوم هذا

اے دجّال اللہ کی قسم آج سے پہلے مجھے کبھی تیرے دجّال ہونے کی اتنی بصیرت حاصل نہیں ہوئی تھی جتنی آج تیرے دجّال ہونے کی حاصل ہوئی ہے ۔

یہ ہے مومن کا وہ جواب جو ہمیں ایمانی عظمت و پختگی کا سبق سکھاتا ہے .... کہ اگر کسی دجّال کے اس قسم کے کرشمے ، تمہارے سامنے آجائیں تو اے ایمان والو تمہارے ایمان اپنی جگہ مضبوط رہیں اس کے قدم نہ ڈگمگائیں تم اپنی ایمانی مضبوطی کے ساتھ رہو ۔ جتنے شعبدے نظر آئیں تمہارا ایمان اور زیادہ مضبوط ہونا چاہیئے ۔ یہ بات غالباً سمجھ میں آگئی ہو گی جس قدر بھی کرتب دکھو مطلب یہ ہوا کہ مسلمان کے سامنے کچھ بھی سامنے آئے اُس کے قدم ، عقیدہ ختم نبوت سے متزلزل نہ ہوں اس کا ایمان اسی طرح سے جما رہے ۔ اور یہ بات آپ یاد رکھیئے کہ حق اور باطل میں کبھی التباس نہیں رہا کرتا اللہ تعالیٰ حق کو بالکل ظاہر اور واضح سامنے کیا کرتا ہے قرآن کریم کی وہ آیت بڑی عجیب ہے اس کے ترجمے کو اگر سنو اور دیکھو تو آپ کو اور بھی لذت معلوم ہو گی بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق یہ قرآن کا کلمہ ہمارے سامنے یہ قانون بیان کر رہا ہے کہ حق اور باطل کی جب ٹکر

بسلسلہ
حیات عیسیٰ علیہ السلام امت کا اجماعی عقیدہ ہے

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام

کے بارے میں آٹھویں صدی کے اکابرین امت کا عقیدہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

امام حافظ ابن قیم کا عقیدہ

الامام الحافظ ابوبکر محمد بن ابی بکر الشہیر بابن قیم الجوزیہ (۶۹۱-۷۵۱ھ) نے اپنی متعدد کتابوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول کی تصریح کی ہے "اغاثة اللهفان من مصايد الشيطان" میں تحریر فرماتے ہیں:-

ورامو قتله وصلبه فصانه الله تعالیٰ من ذلك ورفعه اليه وطهره منهم۔ فاوقعوا القتل والصلب على شبهه۔ وهم يظنون انه رسول الله عيسىٰ صلى الله عليه وسلم۔ فلم يقم لهم بعد ذلك ملك الى ان بعث الله تعالیٰ محمداً صلى الله عليه واله وسلم فكفروا به۔ وكذبوه فاتم عليهم غضبه ودمرهم غاية التدمير والزمهم ذلاً وصغاراً لا يرفع عنهم الى ان ينزل اخوه المسيح من السماء۔ فيستأصل شافتهم ويطهر الارض منهم ومن عباد الصليب۔

{ص ۳۱۴}

اور یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل وصلب کا ارادہ کیا پس اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بچا لیا۔ اور اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور یہود کی صحبت سے ان کو پاک کر دیا۔ پس یہودیوں نے ایک ایسے شخص کو جو آپ کا ہمشکل تھا۔ قتل کیا اور سولی دی اور وہ یہی سمجھتے تھے کہ یہ اللہ کا رسول عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ چنانچہ اس کے بعد یہودیوں کی سلطنت قائم نہ ہو سکی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ یہودیوں نے آپ کے ساتھ بھی کفر و تکذیب کا معاملہ کیا پس اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے غضب پورا کر دیا اور ان کو پوری طرح تباہ کر دیا اور ان پر ذلت اور حقارت لازم کر دی۔ جو ان سے کبھی رفع نہیں ہو گی یہاں تک کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، تو ان کی بیخ و بنیاد اکھاڑ دیں گے۔ اور زمین کو ان کے اور صلیب پرستوں کے وجود سے پاک کر دیں گے۔"

اور "ہدایۃ الحیاری" میں حضرت مسیح علیہ السلام کے قول "اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا" (یوحنا ۱۴:۱۶) کی تشریح کرتے ہوئے حافظ ابن قیم لکھتے ہیں:-

واما المسيح فانما سأله بعد رفعه وصعوده الى السماء۔ (۱۷۵)

لیکن مسیح علیہ السلام نے یہ درخواست آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد کی ہو گی۔

اس کے بعد مسیح علیہ السلام کے ایک اور قول کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

وتأمل قول المسيح "انی لست ادعكم ايتاماً لانی سآتيكم عن قريب" كيف هو مطابق لقول اخيه

اور حضرت مسیح کے اس قول پر کہ "میں تم کو یتیم نہیں چھوڑوں گا کیونکہ میں عنقریب تمہارے پاس آؤں گا" غور کرو کہ یہ قول ان

محمد بن عبد الله صلوٰة الله و سلامه عليهما ينزل فيكم ابن مريم حكمًا عدلًا و امامًا مقسطًا فيقتل الخنزير و يكسر الصليب و يضع الجزية" و اوصى امته بان يقرئه السلام منه من لقيه منهم"

و فى حديث آخر كيف تهلك امة انا فى اولها و عيسى فى آخرها

ص ۵۳۵

کے بھائی محمد بن عبد اللہ صلوٰت اللہ و سلامہ علیہما کے ارشاد کے کس طرح مطابق ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تم میں مسیح ابن مریم امام عادل اور حاکم منصف بن کر نازل ہوں گے پس خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے، اور جزیہ موقوف کر دیں گے نیز آپؐ نے اپنی امت کو وصیت فرمائی کہ ان میں سے جو شخص عیسیٰ علیہ السلام سے ملے وہ ان کو آپ کا سلام کہے" ایک اور حدیث میں ہے کہ" وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ علیہ السلام ہیں"

اسی کتاب میں حافظ ابن قیمؒ نے ایک عنوان یہ قائم کیا ہے

اليهود كذبوا مسيح الهدى و ينتظرون مسيح الضلال المسيح و اصحابه يقتلونهم شر قتلة.

یہود نے مسیح ہدایت کی تکذیب کی اور وہ مسیح ضلالت (دجال) کے منتظر ہیں۔ حضرت مسیح اور ان کے رفقاء یہود کو بُری طرح قتل کریں گے۔

اس کے تحت حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ یہود نے مسیح ہدایت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی۔ ان کو اس کا عوض یہ ملا کہ یہ لوگ مسیح ضلالت دجال کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہی لوگ دجال کا لشکر ہوں گے۔ اور سب سے زیادہ اس کی پیروی کریں گے۔ دجال کے زمانے میں یہود کو حکومت و شوکت نصیب ہوگی۔

الى ان ينزل مسيح الهدى ابن مريم فيقتل منتظرهم و يضع هو و اصحابه فيهم السيوف حتى يختبئ اليهودى وراء الحجر و الشجر. فيقولان يا مسلم هذا يهودى ورائى، تعال فاقتله، فاذا نظف الارض منهم و من عباد الصليب ...... الى قوله ..... هكذا اخبر به شعياء فى نبوته و طابق خبره ما اخبر به النبى صلى الله عليه وسلم فى الحديث الصحيح فى خروج الدجال و قتل المسيح ابن مريم له.

ص ۵۸۵

یہاں تک کہ مسیح ہدایت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے ان کے منتظر کو قتل کریں گے اور آپؑ اور آپؑ کے رفقاء یہود کو تلوار کی دھار پر رکھیں گے یہاں تک کہ یہودی حجر و شجر کے پیچھے چھپیں گے۔ تو وہ بھی پکار اٹھیں گے کہ اے مسلم! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ آ اس کو قتل کر۔ پس جب زمین یہود اور پرستاران صلیب سے پاک ہو جائے گی تو زمین میں امن ہو جائے گا۔ ...... حضرت شعیاء علیہ السلام نے اپنی پیشگوئی میں اسی کی خبر دی ہے اور ان کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خبر کے مطابق ہے۔ جو دجال کے خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس کو قتل کرنے کے سلسلے میں حدیث صحیح میں وارد ہے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: - چنیوٹ کانفرنس

ہو گی تو حق اور باطل کی ٹکر میں حق ہمیشہ غالب ہوتا ہے وہ باطل کا بھیجا نکال کر رکھ دیتا ہے۔ پھر وہ باطل مٹا ہوا نظر آتا ہے اس لئے حق کا مقابلہ باطل کر ہی نہیں سکتا باطل چاہے کتنے دلفریب انداز کے ساتھ سامنے آ جائے چاہے کتنے اوہام و شکوک کی صورتیں لے کر سامنے آئے لیکن حق ہمیشہ حق ہو کر ضرور سامنے ظاہر ہو گا۔

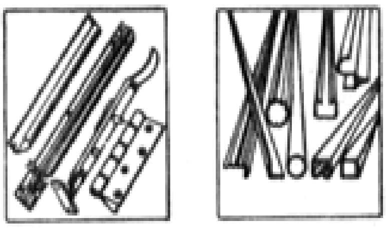

alcop المونیم کمپنی آف پاکستان (انڈسٹریز) لمیٹڈ
سیلز آفس: میریٹ روڈ - کراچی ۲ - فون: ۲۲۱۷۲۸ - ۲۲۳۸۸۵
ریجنل آفس: ۵ - رحیم پلازہ - ۱۱۲ - مری روڈ - راولپنڈی - فون: ۶۴۹۲۱
Telex : 25713 ALCOP PK
AC-7-82
design

بقیہ :- خصائل نبوی سے

شہر میں کوئی شخص اس کا واقف ہے جو مدعی نبوت پیدا ہوا ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہاں کچھ لوگ آئے ہوئے ہیں۔ اس پر ہماری طلبی ہوئی۔ چنانچہ ہم قریش کے چند لوگوں کے ہمراہ اس کے پاس گیا اس نے ہم سب کو اپنے پاس بٹھایا اور پوچھا کہ اس شخص کے ساتھ جو نبوت کا دعویدار ہے تم میں سب سے زیادہ قریب رشتہ داری کس کی ہے۔ میں نے کہا کہ میں سب میں زیادہ قریب ہوں۔ اس نے مجھے اپنے قریب بلایا اور باقی ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھایا اور ان سے یہ کہا کہ میں اس سے چند سوالات کرتا ہوں تم سب غور سے سنتے رہنا اور جس بات کا جواب جھوٹ بتائے تو تم اس کو ظاہر کر دینا۔ ابوسفیان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور سخت ترین دشمن تھے کہتے ہیں کہ خدا کی قسم اگر مجھے اپنی بدنامی کا اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ بعد میں مجھے جھوٹ سے بدنام کریں گے تو میں ضرور جھوٹ بولتا مگر خوفِ بدنامی نے سچ بولنے پر مجبور کیا اس کے بعد اس نے اپنے ترجمان کے ذریعہ سے مجھ سے حسب ذیل سوالات کئے؟

س :- یہ مدعی نبوت نسب کے اعتبار سے تم میں کیسے شخص سمجھے جاتے ہیں؟

ج :- ہم میں بڑے عالی نسب ہیں۔

س :- ان کے بڑوں میں کوئی شخص بادشاہ ہوا ہے؟

ج :- کوئی نہیں ہوا۔

س :- نبوت کے دعویٰ سے قبل تم کبھی ان کو جھوٹ بولنے کا الزام دیتے تھے؟

ج :- کبھی نہیں۔

س :- ان کے متبعین قوم کے شرفاء ہیں یا معمولی درجے کے آدمی؟

ج :- معمولی درجے کے لوگ۔ (باقی صفحہ ۱۵ پر)

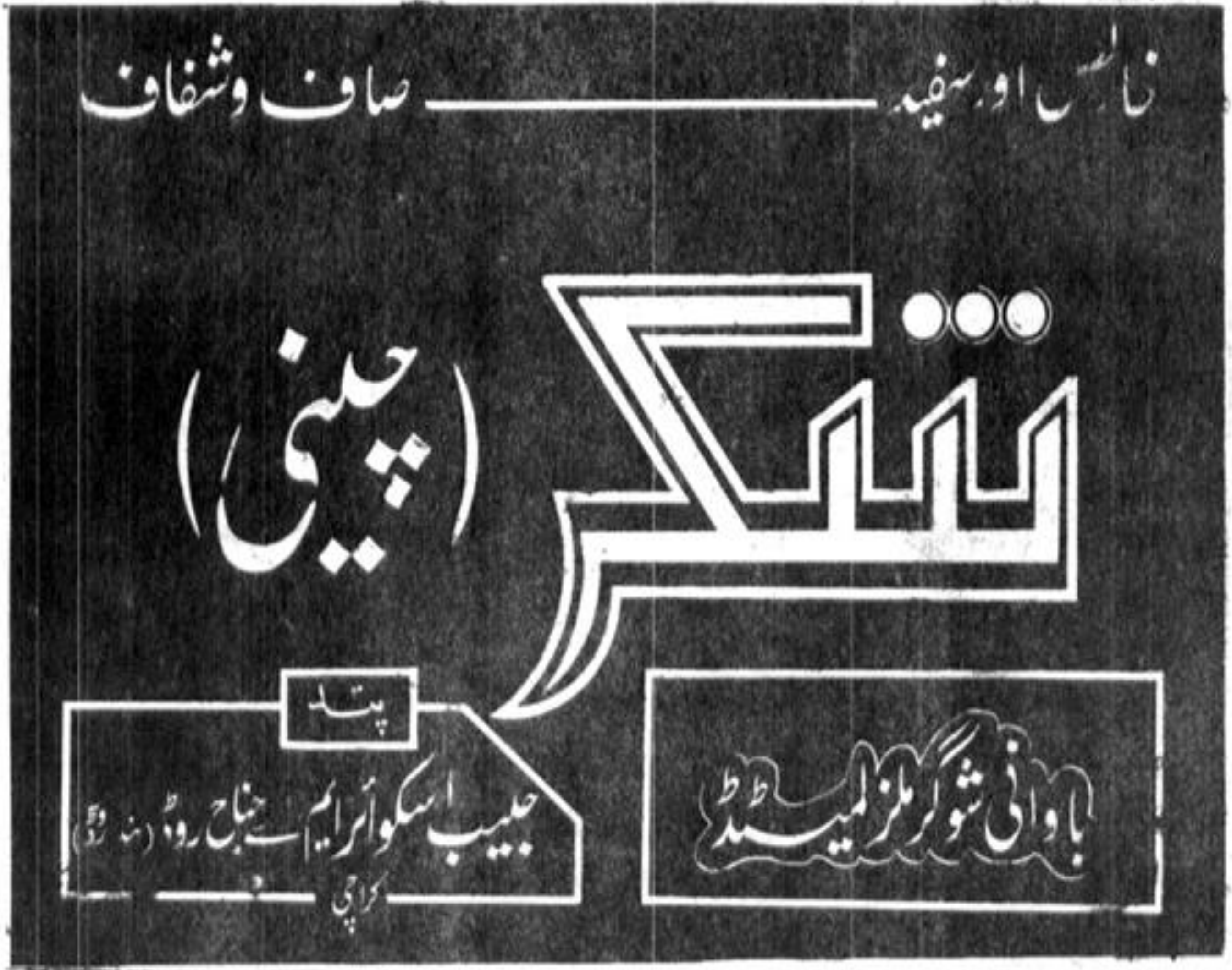

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

نظم

کہا بلبل نے کیا فصلِ خزاں میں
بتادوں آ تجھے بزمِ رواں میں

غنیمت جان لے اس زندگی کو
جزا تجھ کو ملے گی اُس جہاں میں

ملے جس کو محمد کی غلامی
یقیناً جائے گا باغِ جناں میں

خدا کی رحمتیں اس پر رہیں گی
معزز ہوگا وہ دونوں جہاں میں

رسول اللہ کا دامن جس نے چھوڑا
اٹھائی اس نے ذلت ہر زماں میں

ذرا دیکھو غلام احمد لعین کو
جو پیدا ہوگیا قادیاں میں

ذلالت اور رسوائی میں اس کا
رہا ہمسر نہ کوئی اس جہاں میں

بتائے اس کو ابلیس لعین نے
وہ سب حربے جو تھے راز نہاں میں

ضلالت میں بالآخر قادیانی لعیں
رہا اُس سے بھی بڑھ کر اپنی شان میں

جسے معلوم کرنی ہو حقیقت
بتا دو اس کو چشتی کی زباں میں

علی اصغر چشتی